اسلام کا نظام حسبہ اور عصر حاضر میں اس کی معنویت

The Monitoring System of Islam and Its Impact on the Moderen Era.

ڈاکٹر حافظ صالح الدین[i]　　سعید الحق[ii]　　ڈاکٹر نظام الدین[iii]

Abstract

This is the specialty of Islam to protect the system of justice, peace and honor of people and make the society free from all kinds of evils. A country, where the Islamic system along with its approved recommended principles is promulgated, restlessness, disturbance, disorder and all kinds of brutalities would be eradicated there automatically, because Islam is the religion of world peace and harmony comprising standardized and comprehensive instructions for each branch of life.Islam has not compelled the state to run its state Governance by establishing a few institutions but specified the objectives of the states that had authorized the rulers to establish such institutes according to the prevailing conditions and needs which may run the state system in the light of the Shari principles.For achieving the mentioned goals and objectives,the Monitrong system of Islam came into existence which has the authority to regulate the state system according to the instructions of Shariah and make the national institution strong and effective so that the institutions are directed to the correct direction and the problems of the public are solved easily.The individual and collective life of the public should be in line with the principles of Sharia`h so that a peaceful and comfortable society is established.Being an institute of general nature, all official institutionsare related to monitoring system. Neither an individual nor any institution is out of the impact of the monitoring institute wherever, good deeds and well-being are being ignored there monitoring will lead to promote good deeds and wherever there is the fear of the spreading of bad deeds there monitoring will be engaged in

---

i چیئرمین، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان
ii لیکچرار، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجیس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ
iii تھیالوجی ٹیچر، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن خیبر پختون خوا

its eradication. The paper also recommends that the monitoring system implementation in modern era will help in improving the quality of such Services in line with the teaching of Islam.

Key Words; Monitoring System, State, Justice, hormany, brutalities, Islam

تمہید

مانیٹرنگ سسٹم کسی بھی ریاست اور اس کے اداروں کی افادیت کے لئے لازمی جز ہے۔ جس سے ریاست کا نظام مربوط ہوتا ہے اور ادارے فعال ترقی ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں حکومت اور اداروں پر عوام کا اعتماد بڑھتا رہتا ہے اور ایک خوشحال معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ جس معاشرے میں مانیٹرنگ سسٹم نہ ہو وہاں کے ادارے عام طور پر کام چوری، غفلت اور تساہل کا شکار ہو کر بے معنی رہ جاتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں عالمی سطح پر مانیٹرنگ سسٹم کو بہت اہمیت دی جاتی ہے اور اس مقصد کے لئے مختلف اداروں کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ کوئی جدید تصور اور طریقہ کار نہیں بلکہ اسلام نے آج سے صدیوں پہلے یہ تصور پیش کیا ہے جبکہ دنیا اس سے بے خبر تھی۔

سیرتِ طیبہ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود مانیٹرنگ کو بڑی اہمیت دی۔ اس کے بعد حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس نظام کو اپنے زمانے کے احوال اور لوگوں کے عرف ورواج کے مطابق مزید مضبوط اور منظم طریقے سے اپنایا۔ اور بعد کے تمام اسلامی ادوار میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

اس آرٹیکل میں مانیٹرنگ کے حوالے سے اسلام کے پیش کردہ تصورات اور موجودہ زمانے میں ان کی اہمیت وافادیت کا جائزہ لینا مقصود ہے

مانیٹرنگ سسٹم کا تعارف

مانیٹرنگ سسٹم کے لئے حضرات فقہاء کرامؒ نے عربی زبان میں "حسبہ" کی تعبیر اختیار فرمائی ہے۔ جس کی تعریف مختلف الفاظ میں کی گئی ہے۔ علامہ تقی الدین ابن تیمیہؒ حسبہ کی تعریف میں تحریر فرماتے ہیں:

ولاية دينيةٌ يقوم وليُّ الأمر (الحاكم) بمقتضاها بتعيين من يتولى مهمة الأمر بالمعروف إذا أظهر الناسُ تركه، والنهي عن المنكر إذا أظهر الناس فعله، صيانة للمجتمع من الانحراف، وحماية للدين من الضياع، وتحقيقا لمصالح الناس الدينية والدنيوية وفقاً لشرع الله تعالى.[1]

"حسبہ (مانیٹرنگ) ایک دینی ذمہ داری ہے کہ حکمران کسی شخص کو اس عظیم مقصد کے لئے مقرر کرتا ہے کہ جب لوگ معروف

(صحیح طریقے اور نیکیاں) چھوڑ دیں تو انہیں اس کا حکم کرے اور جب لوگ گناہوں اور منکرات کرنے لگیں تو انہیں اس سے منع کرے تاکہ معاشرہ فساد سے بچ جائے اور دین ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائے اور شریعت کے مطابق لوگوں کے دینی اور دنیوی فوائد محفوظ ہو جائیں۔"

جبکہ جمہور فقہاء کرام نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

عرفها جمهور الفقهاء بأنها الأمر بالمعروف إذا ظهر تركه ، والنهي عن المنكر إذا ظهر فعله[2]

"حسبہ (مانیٹرنگ) معروف (نیکی) کا حکم کرنا ہے جب اس کو ظاہراً چھوڑا جائے اور منکر سے منع کرنا ہے جب اس کا علی الاعلان ارتکاب ہونے لگے۔"

ان تمام تعریفوں کا حاصل یہ ہے کہ اسلام میں مانیٹرنگ کا تصور یہ ہے کہ یہ ایک ایسا نظام ہے جس کا مقصد معروفات اور اچھے کاموں کی ترویج اور منکرات کا ازالہ ہے اسی طرح لوگوں کے مفادات کا تحفظ اور جو چیز لوگوں کے مقاصد اور جائز مفادات کے حصول میں رکاوٹ ہو اس کا خاتمہ کرنا ہے۔

اس تفصیل سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام نے مانیٹرنگ کا جو تصور پیش کیا ہے وہ کسی ایک شعبے اور ادارے کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں جہاں معروفات ختم ہو رہی ہوں وہاں ان کو برقرار رکھنا اور جہاں منکرات پھیل رہی ہوں ان کا ازالہ کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔

مانیٹرنگ سسٹم قرآن کی نظر میں

قرآن کریم ایک جامع اور زندگی کے ہر شعبے کے حوالے سے عالمگیر نوعیت کے ہدایات فراہم کرنے والی الہامی کتاب ہے۔ اس میں بعض مسائل تفصیلاً مذکور ہیں لیکن اکثر مواقع پر قرآنِ کریم نے اصولی انداز اختیار کرتے ہوئے بنیادی تصورات پیش کئے ہیں۔ مانیٹرنگ سسٹم کے حوالے سے بھی قرآنِ کریم نے اصولی اور بنیادی ہدایات فراہم کی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[3]

"اور تم میں ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلایا کرے، اور نیکی کا حکم دیا کرے، اور برائی سے منع کیا کرے، اور یہی لوگ حقیقی کامیاب ہیں۔"

علامہ وہبہ زحیلیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

يأمر اللّه تعالى الأمة الإسلامية بأن يكون منها جماعة متخصصة بالدعوة إلى الخير والأمر بالمعروف والنّهي عن المنكر[4]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو حکم دیا ہے کہ ان میں ایک ایسی جماعت کا ہونا ضروری ہے جو بھلائی کی طرف بلانے، نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے ساتھ خاص ہو۔(یعنی یہ ان کا بنیادی اور اصل مشغلہ ہو)اس معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی مملکت میں ایک ایسی مستقل جماعت اور ادارے کا ہونا ضروری ہے جو لوگوں کو نیکی کی ترغیب اور برائی سے بچنے کی تاکید کرتی رہے تاکہ ایک پر سکون اور مثالی معاشرہ وجود میں آئے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ مانیٹرنگ سسٹم کا بنیادی تصور خود قرآنِ کریم نے پیش کیا ہے،اور اس سسٹم کے مقاصد کا تعین بھی اس سے ہو جاتا ہے کہ اس کے بنیادی مقاصد میں احکامِ الٰہیہ کا نفاذ اور معاشرے سے فتنے و فساد کا خاتمہ ہے۔

مانیٹرنگ سسٹم سیرتِ طیبہ کی نظر میں

مانیٹرنگ سسٹم میں بنیادی کام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی اچھائیوں کا فروغ اور برائیوں اور مظالم کا خاتمہ ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ سیرتِ طیبہ پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کو اس عظیم مقصد کے لئے وقف کیا ہوا تھا،اور اس کی خاطر آپ ﷺ نے بڑی تکلیفیں اور مشقتیں جھیلی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے جب مدینہ منورہ میں اسلامی سٹیٹ کی بنیاد رکھی تو اس کے ساتھ ہی کئی اہم شعبے وجود میں آئے۔ ان میں ایک شعبہ عاملین (زکوٰۃ و صدقات وصول کرنے والوں) کا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مختلف قبائل کے پاس ان عاملین کو بھیجتے اور واپسی پر ان سے وصول ہونے والے اموال کی تفصیلات معلوم فرماتے اگر کہیں کمی کوتاہی نظر آتی تو اس پر تنبیہ اور بازپرس فرماتے، جس سے مانیٹرنگ سسٹم کی بنیاد کا پتہ چلتا ہے۔

امام بخاری اپنی صحیح میں حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں:

استعمل النبي رجلا من الأزد يقال له ابن الأتبية (اللتبية) على الصدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا أهدي لي قال فهلا جلس في بيت أبيه أو بيت أمه فينظر يهدى (أيهدى) له (إليه) أم لا والذي نفسي بيده لا يأخذ أحد منه شيئا إلا جاء به يوم القيامة يحمله على رقبته إن كان بعيرا له رغاء أو بقرة لها خوار أو شاة تيعر[5]

"رسول اللہ ﷺ نے ازد قبیلے کے ایک شخص جس کو ابن اللتبیہ کہا جاتا تھا کو صدقات کی وصولی کے لئے مقرر کیا تھا جب وہ (صدقات وصول کر کے) واپس آئے تو کہنے لگے کہ یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں دیا گیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اپنے باپ یا ماں کی گھر میں کیوں نہیں بیٹھا کہ اس کو معلوم ہو جاتا کہ اس کو ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ اس ذات

کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جو شخص ان (مشترک) اموال میں سے کچھ لے لے (بغیر حق کے) تو قیامت کے دن اس کو گردن پر سوار کر کے حاضر ہوگا اگر اونٹ ہو تو اونٹ کی آواز نکال رہا ہوگا اور اگر گائے یا بکرے ہوگی تو وہ اپنی آواز نکال رہی ہوگی۔"

اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے بازار کی نگرانی بھی فرمائی ہے اور وہاں پائے جانے والے غلط طریقوں اور مظالم سے لوگوں کو منع فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرتے ہوئے اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈال دیا تو ہاتھ کے ساتھ کچھ نمی سی لگ گئی، آپ ﷺ نے غلے کے مالک سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) یہ بارش سے بھیگ چکا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فهلا جعلته فوق الطعام حتى يراه الناس من غشنا فليس منا[6]

آپ نے اس کو غلے کے اوپر کیوں نہ رکھا، تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیتے؟ جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

مذکورہ تصریحات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ بذاتِ خود مانیٹرنگ کا اہتمام فرماتے اور لوگوں کو غلط اور ناجائز کاموں اور مظالم سے روکتے۔

رسول اکرم ﷺ بازار کی مانیٹرنگ کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مقرر کیا کرتے تھے تاکہ بازار میں غیر شرعی معاملات، لوگوں کے ساتھ ظلم و ناانصافیاں اور کسی کی حق تلفی نہ ہو جائے۔

خلفاء راشدینؓ کے دور میں مانیٹرنگ سسٹم

مانیٹرنگ سسٹم کی ابتداء خود رسول اللہ ﷺ نے فرمائی اور وقتاً فوقتاً مختلف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مختلف معاملات کی مانیٹرنگ کے لئے مقرر بھی فرمایا کرتے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔

آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدینؓ کے دور میں بھی یہ نظام جاری رہا، اور اس کے لئے باقاعدہ ادارے وجود میں آگئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور چونکہ مختصر تھا اور اس میں اسلام دشمن سازشوں کی سرکوبی کی طرف زیادہ توجہ تھی تاکہ دینِ اسلام اپنی اصلی حالت میں برقرار رہے اور ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رہ جائے اس کے ساتھ ہی آپؓ مانیٹرنگ کی ذمہ داریوں کو بھی پورا فرمایا کرتے تھے اور مختلف علاقوں میں آپ کے مقرر کردہ نگران لوگوں کے معاملات کی عمومی نگرانی اور اصلاح کے فرائض انجام دیا کرتے تھے اس وجہ سے مستقل اداروں کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کی خبر گیری اور اصلاحِ احوال کے لئے ہمہ وقت مستعد رہا کرتے تھے اور بذاتِ خود اس کام کے لئے بازاروں کا چکر لگایا کرتے تھے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نگرانِ اعلیٰ (محتسبِ اعلیٰ

) کے فرائض بھی انجام دیا کرتے تھے۔ مگر بعد میں جب خلافتِ اسلامیہ کا دائرہ وسیع ہو گیا تو آپؓ نے بازار کی نگرانی کے لئے مستقل نگران مقرر فرمائے۔ گویا مانیٹرنگ کے ادارے کا قیام عمل میں آیا۔ مشہور محدث محمد متقی ہندیؒ فرماتے ہیں:

عن الزهري أن عمر بن الخطاب استعمل عبد الله بن عتبة على السوق.[7]

"امام زہری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عتبہؓ کو بازار کی نگرانی پر مقرر فرمایا۔"

علامہ متقی ہندیؒ اس کے تحت فرماتے ہیں:

قال العلماء هذا أصل ولاية الحسبة.[8]

"علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ مانیٹرنگ ادارے کی بنیاد ہے۔ یعنی اس سے پہلے اگرچہ مانیٹرنگ سسٹم موجود تھا مگر اس کو باقاعدہ ادارے کی حیثیت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دی ہے۔"

مانیٹرنگ سسٹم کے حوالے سے مفسر ابن عاشور تحریر فرماتے ہیں:

"اور چونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ادائیگی خاص صلاحیت پر موقوف ہے، کیونکہ اس کے لئے معروف اور منکر کا خاص علم، تغییرِ منکر کی قدرت کے درجات، اور لوگوں کے سمجھانے کی صلاحیت اور طریقہ کار کی معرفت ضروری ہے، اس لئے مسلم حکمرانوں نے برائیوں اور منکرات پر نظر رکھنے، اور انہیں بدلنے کی کیفیت کے تعین کے لئے مستقل امراء مقرر کئے، اور اس ادارے کا نام "حسبہ" رکھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام شفاء کو اس ادارے کا سربراہ مقرر فرمایا تھا[9]۔"

خلافتِ راشدہ کے بعد مانیٹرنگ سسٹم

حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک زمانوں کے بعد بھی مانیٹرنگ سسٹم ایک فعال اور مضبوط ادارے کی حیثیت سے برقرار رہا ہے، جس نے عوامی مفادات کے تحفظ اور معاشرے کے اسلامی تشخص کی حفاظت میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ڈاکٹر حافظ اکرام الحق یٰسین لکھتے ہیں:

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں حسبہ (مانیٹرنگ) کے باب میں اس قدر پیش رفت ہوئی کہ بعد میں مستقل محکمہ کے قیام کے لئے اسے بنیاد قرار دے دیا گیا، یہ ایک طبعی بات ہے کہ دورِ فاروقی میں اس پیش رفت کے بعد جب ہمیں عباسی دور میں حسبہ کے نام سے ایک مستقل اور فعال ادارہ نظر آتا ہے تو درمیانی عرصہ میں اس کے ارتقائی مراحل ایک تسلسل سے قائم رہے۔ ہر دور سے مثالیں جمع کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ عباسی دور کے بعد مصر کی فاطمی حکومتوں، ترکوں کی عثمانی خلافت، مسلم سپین (اندلس) کے مختلف ادوار، ایران کی پوری اسلامی تاریخ اور اسلامی ہند میں یہ ادارہ تسلسل سے قائم رہا۔ دورِ حاضر میں نظامِ احتساب کی مختلف شکلیں بھی دراصل اسی تاریخ سے وابستہ ہیں[10]۔"

مفسر ابن عاشور اس سسٹم کی تاریخی پسِ منظر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"دولتِ عباسیہ میں اس منصب کی سب سے مشہور شخصیت ابن عائشہ کی تھی، جو حق کے بارے میں نہایت سخت گیر شخص تھے، مغربی ملکوں میں اس ادارے کا نام "ولایۃ السوق" ہے، قرطبہ میں اس ادارے کے سربراہ امام محمد بن خالد قرطبیؒ (التوفی: ۲۲۰ھ) رہے ہیں جو کہ امام ابن القاسم کے شاگرد تھے، بنو حفص کے دورِ حکومت میں یہ محکمہ بہت عظیم اور فعال محکموں میں سے تھا، بعض ممالک میں اس ادارے کو محکمۂ قضاء (عدلیہ) میں ضم کیا گیا ہے، جیسا کہ بنو حفص کے دورِ حکومت کے بعد تیونس میں ہوا[11]۔"

خلاصہ یہ کہ اسلام کے ابتدائی دور سے لے کر خلافتِ عثمانیہ اور اسلامی ہند کے ادوار تک مانیٹرنگ سسٹم نہایت منظم اور مضبوط رہا جس نے ملک وملت کی ترقی اور مختلف اداروں کی فعالیت اور کارکردگی میں اہم اور بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ آج کے دور میں بھی اگر اسلامک مانیٹرنگ سسٹم کو صحیح اصولوں کے مطابق رائج کیا جائے تو اس سے نظامِ مملکت، مختلف اداروں کی کارکردگی اور لوگوں کے مسائل حل ہونے میں بہت سہولت آسکتی ہے۔

مانیٹر کی صفات وخصوصیات

مانیٹرنگ ایک اہم ذمہ داری ہے جس کی انجام دہی ہر شخص نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہر شخص اس کا اہل ہو سکتا ہے کیونکہ یہ ایک عظیم الشان منصب ہے یہی وجہ ہے کہ اس کام کے لئے ہمیشہ اہلِ علم وفضل کا انتخاب کیا گیا ہے۔ علامہ ماوردیؒ فرماتے ہیں:

والحسبة من قواعد الأمور الدينية ، وقد كان أئمة الصدر الأول يباشرونها بأنفسهم لعموم صلاحها وجزيل ثوابها[12]

"حسبہ دینی امور کی اساس اور بنیاد ہے، پہلے زمانے کے ائمہ کرامؒ اس کے فوائد اور عظیم ثواب کی خاطر یہ کام بذاتِ خود انجام دیا کرتے تھے۔"

اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے درج ذیل بنیادی صفات کا ہونا ضروری ہے:

1. نرمی اور حکمت

مانیٹر کا کام چونکہ لوگوں کو نیکی اور اچھائی کی طرف راغب کرنا اور انہیں برائی اور ظلم وزیادتی سے روکنا ہے اس لئے اسے چاہئے کہ وہ عمدہ اور اعلیٰ صفات سے متصف ہو۔ جس میں بنیادی صفت نرمی اور خوش اخلاقی ہے کیونکہ جو بات حکمت اور نرمی سے کی جائے اس کی تاثیر زیادہ ہوگی اور لوگ اس کی باتوں پر عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حکمت اپنانے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ[13]

"اپنے رب کے راستے (دین) کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ دعوت دیتے رہو اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیا کرو۔"

2. صبر

نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے والے کے لئے صبر کی صفت سے متصف ہونا ضروری ہے کیونکہ اس عمل میں اس کے سامنے رکاوٹیں پیش آئیں گی اور لوگ اس کی مخالفت کریں گے لہٰذا اس منصب والے شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ صبر کرنے والا ہو۔ نیز جب وہ صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت شاملِ حال ہو گی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا ہے:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ[14]

"آپ بھی باہمت انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح صبر سے کام لیں۔"

امام رازیؒ فرماتے ہیں:

من يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر يؤذي فأمره بالصبر عليه[15]

"جو شخص نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اس کو تکلیف دی جائے گی لہٰذا شریعت نے اس کو صبر کرنے کا حکم دیا ہے۔"

3. علم

مانیٹر کے ذمے معروفات اور نیکیوں کی ترویج اور منکرات، معاصی اور برائیوں کی روک تھام ہے اس لئے ضروری ہے کہ معروفات و منکرات کا صحیح علم اس کو حاصل ہو۔ اگر علم کے بغیر کسی چیز کا حکم دے گا یا کسی کام سے روکے گا تو اس کا ضرر اور نقص ان فائدے سے زیادہ ہو گا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو عمل سے پہلے علم کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ[16]

اس آیت میں استغفار جو کہ عمل ہے اس سے پہلے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں باب باندھا ہے:

باب العلم قبل القول والعمل[17]

اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنے اور کوئی بات کہنے سے پہلے علم ضروری ہے۔

4. اخلاص

برائی سے روکنے اور اچھائی کی طرف دعوت دینے والے کے لئے بہت زیادہ ضروری ہے کہ وہ یہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے۔ جو عمل اخلاص کے ساتھ کیا جاتا ہے اس کے مثبت اثرات سے پورے معاشرے پر پڑتے ہیں۔ لہٰذا اس عظیم منصب والے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اخلاص کے جذبے سے سرشار ہوں اور اس نیت سے یہ کام کریں کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ ہو جائیں تاکہ لوگ ان کے برکات سے مستفید ہو سکیں۔ اس فریضے سے محض دنیوی منافع

حاصل کرنا پیشِ نظر نہ ہو ورنہ یہ عظیم الشان عمل بے معنی اور اثر سے خالی رہ جائے گا۔

مانیٹرنگ کے اہداف

دینِ اسلام ایک عالمگیر اور تمام انسانیت کی بھلائی اور خیر خواہی پر مشتمل الہامی اور دائمی مذہب ہے۔ معاشرے میں عدل و انصاف، امن و سکون، جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت اور مظالم سے پاک معاشرے کی تشکیل اسلام ہی کی خاصیت ہے۔ جس ملک میں اسلام کا نظام صحیح اصولوں کے مطابق رائج ہوا ہے وہاں سے بے چینی، انتشار، فتنے فسادات اور ظلم و ستم کا خاتمہ ہوا ہے، کیونکہ اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور اس میں زندگی کے ہر شعبے کے لئے معیاری اور جامع ہدایات موجود ہیں۔

اسلام نے ریاست کو اس بات کا پابند نہیں بنایا کہ وہ چند مخصوص اداروں کو قائم کرکے نظام چلائے بلکہ ریاست کے مقاصد متعین کرکے حکمرانوں کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ وہ حالات اور ضرورت کے مطابق خود ایسے ادارے اور محکمے قائم کرے جو شرعی اصولوں کے مطابق ریاستی نظام چلا سکیں۔

اسلامک مانیٹرنگ سسٹم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملکی نظام کو شریعت کے مطابق چلایا جائے اور ملکی اداروں کو مضبوط اور موثر بنایا جائے تاکہ تمام ادارے صحیح سمت پر گامزن ہوں اور لوگوں کے مسائل بآسانی حل ہو جائیں۔ لوگوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی شرعی اصولوں کے مطابق ہو تاکہ ایک پر امن و سکون معاشرہ تشکیل پائے۔ اس ادارے کی عمومیت کی وجہ سے تمام سرکاری اداروں سے اس کا تعلق ہے معاشرے کا کوئی بھی فرد اور کوئی بھی ملکی ادارہ مانیٹرنگ کے دائرہ اثر سے باہر نہیں ہے۔ جہاں معروف اور نیکی کو چھوڑا جا رہا ہو وہاں مانیٹرنگ نیکی کے فروغ کی کوشش کرے گا اور جہاں منکر عام ہونے کا اندیشہ ہو وہاں مانیٹرنگ اس کے خاتمے میں مصروف ہو گا۔

مانیٹرنگ سسٹم کے چند اہم اہداف اور شعبے ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں:

1. لوگوں کو نماز کا پابند بنانا

کسی بھی معاشرے میں کامل امن و سکون اور عدل و انصاف اور مساوات و بھائی چارے کی فضا اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک افراد کی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام سے مزین نہ ہو۔ فتنے فساد کا اصل سبب ہی انسانوں کی بد اعمالیاں ہوا کرتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ[18]

"خشکی اور تری میں انسانوں کے اعمال کی وجہ سے فساد ظاہر ہوا۔"

اس لئے پر سکون انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے اعمال کا ٹھیک ہونا ضروری ہے۔ انسان کے اعمال میں سب سے اہم اور مقدم نماز ہے اسی وجہ سے قرآن کریم نے بارہا اس کی تاکید کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ نماز اسلام میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل بروقت نماز کی ادائیگی ہے۔ جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نماز دین کا ستون ہے[19]۔

اس لئے مانیٹرنگ کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ لوگوں کو نماز کی تاکید کریں اور انہیں نماز باجماعت کا پابند بنائیں کیونکہ قرآن کریم نے اسلامی ملک کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ قرار دی ہے کہ وہ نماز کی تاکید کرے گی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ[20]

"وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قدرت دیں تو وہ نماز قائم کرنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں اور نیکی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں۔"

2. غربت وافلاس کے خاتمے کے لئے اقدامات

اس ادارے کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ معاشرے سے غربت وافلاس کے خاتمے کے لئے اقدامات کریں۔ بے روزگار لوگوں کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کریں اور معذوروں، یتیموں اور بیواوں کے لئے سپانسر شپ کا اہتمام کریں۔ ان مقاصد کے لئے لوگوں کو زکوٰۃ وصدقات کی ادائیگی کی تاکید کریں، جیساکہ قرآن کریم نے اسلامی حکومت کی دوسری اہم ذمہ داری یہ قرار دی ہے[21]۔

3. کرپشن کا خاتمہ

عصرِ حاضر میں دنیا کے تمام ممالک کو کرپشن کے ناسور کا سامنا ہے۔ رشوت، کام چوری اور حرام خوری اپنے عروج پر ہیں۔ بہت سے جائز حقوق رشوت کے بغیر نہیں مل سکتے۔ اس صورتحال سے نجات حاصل کرنے کے لئے دنیا مختلف طریقوں کو اپنا رہی ہے اور مختلف ادارے اس مقصد کے لئے قائم کئے جا رہے ہیں۔ مالی بدعنوانی ہو یا فرائض وذمہ داریوں کی ادائیگی میں کوتاہی ہو، یہ مسئلہ دنیا کے بیشتر ممالک کو درپیش ہے۔ اسلام نے انسان کو ہر قسم کے کرپشن سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اور اس پر دنیا وآخرت میں سخت سزا سنائی ہے۔ قرآن کریم میں حق تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ[22]

"ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے بربادی ہے۔"

یہ آیت دوسروں کے حقوق میں ہر قسم کی کوتاہی کو شامل ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے کو لعنت کا عمل

قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

لعنة الله على الراشي والمرتشي[23]

"رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔"

جس معاشرے میں رشوت عام ہو جائے وہاں حقداروں کو ان کے حقوق نہیں ملتے اور ظلم و ستم کا دور دورہ ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں بدامنی، بے چینی اور ناانصافی عام ہو جاتی ہے اور معاشرہ تباہی کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں اس کا تصور بھی مشکل تھا جس کی وجہ سے ہر شخص کو اس کا حق باسانی مل جاتا۔ بعد کے اسلامی ادوار میں بھی کرپشن کے خاتمے کے لئے سخت قدامات کئے جاتے، جس کے مثبت اثرات پورے معاشرے پر پڑتے۔ اس معاملے میں مانیٹرنگ سسٹم نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

اس ادارے کی ذمہ داریوں میں سے یہ بھی ہے کہ سرکاری ملازمین، سیاسی و عسکری لوگوں کا محاسبہ کرے اور انہیں رشوت اور دیگر غیر قانونی طریقوں سے مال وصول کرنے سے منع کرے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن اللتیبہ نامی عامل کو عطیات لینے کی وجہ سے سخت سرزنش فرمائی تھی۔

موجودہ زمانے میں کرپشن کے خاتمے کے لئے مختلف ادارے قائم ہیں، مگر اس کے خاطر خواہ نتائج سامنے نہیں آتے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ کرپشن کے خاتمے پر مقرر ہیں وہ خود اس میں مبتلا ہیں۔ اگر اسلامی مانیٹرنگ سسٹم رائج ہو اور دیانت دار، پاکدامن اور مخلص لوگ یہ کام انجام دیں تو بآسانی معاشرہ کرپشن کی لعنت سے پاک ہو سکتا ہے۔

4. منشیات کی روک تھام

منشیات انسانوں کے لئے انتہائی مہلک اور تباہ کن ہیں اس کی وجہ سے قیمتی جانیں بے کار ہو جاتی ہیں جو لوگ اس کے عادی ہو جائیں وہ ملک و ملت کے لئے کوئی قابل قدر کام انجام دینے کے قابل نہیں رہتے۔ اس لئے اسلام نے منشیات کی روک تھام اور خاتمے کے لئے جامع ہدایات دی ہیں جن کی پیروی سے منشیات سے پاک معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔ اسلام نے محتسب (مانیٹر) پر یہ ذمہ داری بھی عائد کی ہے کہ وہ منشیات کے خاتمے کے لئے اقدامات کرے۔ اور لوگوں کو نشہ آور اشیاء مثلاً شراب، چرس وغیرہ بنانے، ان کے خرید و فروخت اور استعمال کرنے سے منع کریں[24]۔

5. بازاروں کی مانیٹرنگ

بازاروں میں مختلف نوعیت کے معاملات ہوتے ہیں اور مختلف شعبوں سے وابستہ افراد مختلف قسم کے کاروبار بازار میں

کرتے رہتے ہیں۔ ان معاملات میں بعض لوگ دھوکہ دہی، فراڈ، جھوٹ، ملاوٹ اور دیگر مختلف قسم کے مظالم کا ارتکاب کرتے ہیں، جس کی وجہ سے عام لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مانیٹرنگ سسٹم کا ایک اہم اور لازمی جزو بازاروں کی نگرانی اور ان میں ہونے والی برائیوں اور مظالم کا ازالہ کرنا ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"محتسب لوگوں کو منکرات مثلاً جھوٹ، خیانت، ناپ تول میں کمی، اشیاء سازی اور خرید و فروخت میں دھوکہ دہی اور ملاوٹ سے منع کرے گا[25]۔"

اسی طرح کھانے پینے کی چیزوں کی مقدار اور معیار کا خیال رکھنا اور ہوٹلوں کی صفائی وستھرائی اور انتظام پر نظر رکھنا بھی محتسب کی ذمہ داری ہے[26]۔

علامہ ماوردیؒ فرماتے ہیں:

وأما المعاملات المنكرة كالزنا والبيوع الفاسدة وما منع الشرع منه مع تراضي المتعاقدين به إذا كان متفقا على حظره فعلى والي الحسبة إنكاره والمنع منه والزجر عليه وأمره في التأديب مختلف لحسب الأحوال وشدة الحظر .[27]

"ناجائز معاملات جیسے زنا اور بیوعِ فاسدہ اور وہ کام جن سے شریعت نے منع فرمایا ہے جن کی حرمت متفق علیہ ہے تو محتسب (مانیٹر) کی ذمہ داری ہے کہ ان کاموں سے لوگوں کو منع کریں، اور انہیں تنبیہ کرے۔ تنبیہ کرنے میں محتسب مختلف احوال اور اشیاء کی حرمت کی طرف دیکھتے ہوئے فیصلہ کرے۔ اسی طرح محتسب پر لازم ہے کہ لوگوں کو ناپ تول میں کمی سے منع کرے۔

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"جن منکرات کا ازالہ مانیٹرنگ کے ذمے ہے ان میں تمام ناجائز معاملات جیسے سود اور قمار پر مشتمل عقود اور دیگر سارے ناجائز معاملات داخل ہیں[28]۔"

محتسب (مانیٹر) غفلت کے اوقات میں بازاروں اور گلیوں کی نگرانی کرے گا اور اس مقصد کے لئے جاسوس مقرر کرے گا جو اس کی خبریں پہنچائیں[29]۔

بازار میں دیگر شعبوں اور لوگوں کی طرح قصائیوں کی نگرانی بھی مانیٹرنگ کے ذمے ہے چنانچہ مانیٹرنگ والے قصائیوں کو بازاروں میں اور دکانوں کے سامنے جانور ذبح کرنے سے منع کریں گے تاکہ بازار میں آلودگی نہ ہو اور صفائی ستھرائی برقرار رہے۔ اسی طرح انہیں اس بات کا پابند بنائیں گے کہ وہ چھوٹے اور بڑے گوشت کو مکس نہ کریں۔ اسی طرح فربہ جانور اور کمزور جانور کا گوشت الگ کریں تاکہ کسی قسم کی دھوکہ دہی اور فراڈ نہ ہو[30]۔

مانیٹرنگ کی ذمہ داریوں میں سے سبزی فروشوں کی نگرانی بھی ہے چنانچہ یہ ادارہ سبزی اور پھل بیچنے والوں کو باسی چیزیں بیچنے

سے منع کرے گا اسی طرح انہیں اس سے بھی منع کرے گا کہ وہ باسی چیز کو تازہ چیز کے ساتھ مکس کریں۔ نیز اتنی باسی سبزیوں اور پھلوں کی فروخت پر پابندی عائد کرے گا جو مضرِ صحت ہوں۔ اور انہیں پورا وزن کرنے کا پابند بنائے گا۔ اسی طرح ڈرائی کلینرز کو ان کیمیکلز اور پاوڈرز کے استعمال سے منع کرے گا جو کپڑے کے لئے نقصان دہ ہوں[31]۔ خلاصہ یہ کہ بازار میں ہر قسم کی دھوکہ دہی، فراڈ اور ظلم زیادتی کا سدِ باب مانیٹرنگ کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

6. فیکٹریوں کی نگرانی

"کسی ملک کی معاشی ترقی میں وہاں کی صنعتوں کا بنیادی کردار ہوتا ہے۔ جس ملک کی فیکٹریوں کی پروڈکشن معیاری ہو عالمی سطح پر اس کے مصنوعات کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور دیگر ممالک انہیں امپورٹ کرتے ہیں۔ حسبہ کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ فیکٹریوں اور کارخانوں کی نگرانی کرے گا تاکہ معیاری اشیاء مارکیٹ میں آئیں۔ اور لوگ دھوکہ دہی، خیانت اور عیب چھپانے سے اجتناب کریں[32]۔"

7. محکمہ تعلیم کی نگرانی

محکمہ تعلیم کسی ملک کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اسی محکمے کے تحت سکولز، کالجز اور یونیورسٹیاں افراد کو تعلیم دیتے ہیں اور یہی تعلیم یافتہ لوگ مستقبل میں ملک کا انتظام و انصرام چلاتے ہیں، اور مختلف اداروں اور شعبوں میں قوم کی خدمت کرتے ہیں۔ اگر محکمہ تعلیم درست سمت پر گامزن ہو اور تعلیمی درسگاہیں نئی نسل کو صحیح تعلیم و تربیت فراہم کریں تو وہ ملک روز بروز ترقی کرتا رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو شکست نہیں دے سکے گی، لیکن اگر تعلیمی ادارے فعال نہ ہوں اور ان سے مختلف شعبوں کے ماہرین اور باکردار لوگ پیدا نہ ہوں تو وہ ملک کسی طرح بھی ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا ملک و ملت کی ترقی کے لئے تعلیمی اداروں کا منظم اور فعال ہونا ضروری ہے۔ اور اس مقصد کے لئے مانیٹرنگ سسٹم ضروری ہے کیونکہ محتسب (مانیٹر) کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ تعلیمی اداروں کی نگرانی کریں گے ان کے نظام تعلیم اور ٹیچرز کی کارکردگی کا جائزہ لیتے رہیں گے۔ پرائیویٹ تعلیمی ادارے اگر زیادہ فیس وصول کرنے لگیں تو ان کا مواخذہ کریں گے[33]۔ تاکہ تعلیم و تربیت کے لئے ایک بہترین سسٹم فراہم کیا جا سکے۔

8. ٹریفک کی نگرانی

ذرائع آمد و رفت، گاڑیوں، کشتیوں اور جہازوں اور ان میں سوار اشخاص کی چیکنگ کرنا حسبہ کا فریضہ ہے، تاکہ غیر قانونی اور غیر شرعی اشیاء کا خاتمہ ہو سکے، اسی طرح مردوں کے لئے الگ اور عورتوں کے لئے الگ جگہوں کی ترتیب بنانا بھی ان کی ذمہ داری ہے[34]۔

9. میڈیا کی نگرانی

عصرِ حاضر میں میڈیا کو بہت اہمیت حاصل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ میڈیا کی بدولت ذرائع ابلاغ نے موجودہ زمانے میں جو ترقی کی ہے گزشتہ زمانے میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ آج لمحوں میں انسان دنیا کے دوسرے کونے کے واقعات اور حالات سے باخبر ہو جاتا ہے۔ اس لئے میڈیا کی افادیت سے انکار ناممکن ہے۔ البتہ موجودہ زمانے میں میڈیا کو مکمل آزادی حاصل ہے اور وہ جس طرح کی خبریں بھی پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر نشر کرنا چاہیں بلا روک ٹوک نشر کر سکتی ہیں۔

اس اہم اور بنیادی شعبے کے اپنے اصول اور قواعد و ضوابط اسلام نے مقرر کئے ہیں اس لئے مانیٹرنگ سسٹم کی ایک اہم ذمہ داری میڈیا کی نگرانی ہے۔ خلافِ شرعی امور اور فحاشی و عریانی پر مشتمل پروگراموں، چینلز، میگزینوں اور رسالوں پر پابندی لگانا مانیٹر پر لازم ہے۔ تاکہ معاشرہ میڈیا کے مثبت فوائد و ثمرات سے مستفید ہو اور اس کے گمراہ کن اور تباہ کن منفی اثرات سے محفوظ ہو کیونکہ عصرِ حاضر میں نئی نسل کو بگاڑنے میں میڈیا کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اگر اسلامی تعلیمات کے مطابق اس اہم شعبے کی باقاعدہ نگرانی ہو گی تو بہت سی معاشی، معاشرتی اور اخلاقی برائیوں اور مفاسد کا سد باب ہو سکتا ہے اور ایک صالح اور اچھا معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے تاکہ ایک صالح معاشرہ تشکیل پائے[35]۔

10. عمومی نگرانی

حسبہ کی ذمہ داریوں میں سے عمومی نگرانی بھی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی ادارے اور فرد کی تخصیص کے بغیر معاشرے میں جہاں احکامِ الٰہیہ کی مخالفت اور ظلم و ستم ہو رہا ہو اس کا سدِّ باب کیا جائے اور لوگوں کو احکام شرعیہ کا پابند بنایا جائے[36]۔ چنانچہ گانے باجے کے آلات کی خرید و فروخت اور ناچ گانے کے ذریعے مال کمانے پر پابندی لگانا مانیٹر کے ذمے ہے اور اس طرح کے معاملات کرنے والوں کی تادیب کرنا بھی اسی کے ذمے ہے[37]۔

خلاصۂ بحث

مانیٹرنگ سسٹم کسی بھی مملکت کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ جو ملکی اداروں اور افراد کی اصلاح اور کارکردگی میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ اسلامک مانیٹرنگ سسٹم نہایت جامع اور وسیع ہے اور زندگی کے تمام شعبے اور مملکت کے تمام محکمے اس کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ خوشحال اور پر امن مملکت بننے کے لئے اسلامک مانیٹرنگ سسٹم کو صحیح معنیٰ میں نافذ کرنا از حد ضروری ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 ابن تیمیہ، تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم، الحسبۃ (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1425ھ) ص:2

2 الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ (مصر: مطابع دار الصفوۃ، (س-ن) 33: 284

3 آل عمران 3: 104

4 وہبۃ بن مصطفی الزحیلی، التفسیر المنیر (دار الفکر: دمشق، 1418ھ) 4: 33

5 امام بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، کتاب الھبۃ، باب من لم یقبل الھدیۃ لعلۃ، رقم (2597)

6 أبو حاتم، محمد بن حبان بن أحمد، صحیح ابن حبان (بیروت: دار الجیل (س-ن) کتاب البیوع، ذکر الزجر من غش المسلمین بعضھم بعضا فی البیع والشراء، رقم (4905)

7 الہندی، علاء الدین علی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال (دمشق: مکتبۃ ابن تیمیہ، 1401ھ) فصل فی القضاء والترغیب والترھیب عن القضاء، رقم (14467)

8 نفس مصدر 5 : 815

9 ابن عاشور، محمد طاہر بن محمد، التحریر والتنویر (تونس: الدار التونسیۃ، 1984ء) 4: 42

10 ڈاکٹر حافظ اکرام الحق یٰسین، اسلام کا نظام حسبہ (اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2006ء) ص: xxxiv

11 التحریر والتنویر 4: 42

12 الماوردی، ابو الحسن علی بن محمد بن محمد، الأحکام السلطانیۃ (قاہرہ: دار الحدیث (س-ن) ص: 373

13 سورۃ النحل 16 : 125

14 سورۃ الأحقاف 46 : 35

15 الرازی، ابو عبداللہ محمد بن عمر فخر الدین، مفاتیح الغیب من القرآن الکریم (بیروت: دار احیاء التراث العربی (س-ن) 1: 3596

16 سورۃ محمد 47 : 19

17 صحیح البخاری 1: 41

18 سورۃ الروم 30 : 41

19 بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، شعب الإیمان (الریاض: مکتبۃ الرشد، 1423ھ) 4 : 300

20 سورۃ الحج 22 : 41

21 سورۃ الحج 22 : 41

22 سورۃ المطففین 83 : 1

23 الطحاوی، ابو جعفر محمد بن سلامۃ، شرح مشکل الاثار (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1408ھ) 14: 334

24 البیہقی، عبد الرحمان بن حسن، اہمیۃ الحسبۃ فی النظام الاسلامی (نامعلوم: المکتبۃ الشاملۃ (س۔ن) 1: 15

25 الحسبۃ فی الِاسلام، ص: 16

26 نفس مصدر: 18

27 الَاحکام السلطانیۃ، ص 367

28 الحسبۃ لابن تیمیہ 1: 23

29 الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ 3: 280

30 القرشی، محمد بن محمد بن احمد، ابن الاخوۃ، معالم القربۃ فی طلب الحسبۃ (کمبروج: دار الفنون، کمبردج (س۔ن) ص: 100

31 الشزری، عبد الرحمان بن نصر بن عبد اللہ، نھایۃ الرتبۃ الظریفۃ فی طلب الحسبۃ الشریفۃ (بیروت: ، مطبعۃ لجنۃ التالیف والترجمۃ والنشر، (س۔ن) ص: 117

32 الحسبۃ لابن تیمیہ ص: 18

33 اہمیۃ الحسبۃ فی النظام الاسلامی 1: 16

34 نفس مصدر 1: 17

35 اہمیۃ الحسبۃ فی النظام الاسلامی 1: 18

36 نفس مصدر 1 : 14

37 الماوردی، ابو الحسن علی بن محمد بن محمد، الَاحکام السلطانیہ (القاہرہ: دار الحدیث (س۔ن) 2: 27